

کتابِ دانیال - نمبر اٹھتر

چار مکروہات کا انکشاف: لاودیکہ کی ایڈونٹسٹ تحریک میں بغاوت کی تاریخی مماثلت

Jeff Pippenger

2024-02-11

اموریوں کی تاریخ اس وقت کی وضاحت کے لیے استعمال کی جاتی ہے جب لاودیکائی ایڈونٹسٹ ازم کے خلاف خدا کا قہر نافذ ہوتا ہے۔ سسٹر وائٹ نشان دہی کرتی ہیں کہ آخری ایام میں، جب ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگائی جاتی ہے، سزا کے نفاذ کے لیے خدا کا وقت وہی ہے جو اُس وقت تھا جب خدا نے اموریوں پر اپنا قہر نازل کیا تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں: "اگرچہ اموریوں کی قوم اپنی بت پرستی اور فساد کی وجہ سے نمایاں تھی، لیکن اس نے ابھی اپنی بدی کا پیمانہ نہیں بھرا تھا... رحیم خالق چوتھی پشت تک اُن کی بدی برداشت کرنے کو تیار تھا۔ پھر، اگر بہتری کی کوئی تبدیلی نظر نہ آتی، تو اس کی سزائیں ان پر نازل ہونی تھیں۔ لامحدود ہستی کے خطا درستگی کے ساتھ اب بھی سب قوموں کا حساب رکھتی ہے۔ جب تک اس کی رحمت توبہ کی پکاروں کے ساتھ پیش کی جاتی رہتی ہے، یہ حساب کھلا رہے گا؛ لیکن جب گنتی اس حد کو پہنچ جاتی ہے جو خدا نے مقرر کی ہے، تو اس کے قہر کی کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ حساب بند کر دیا جاتا ہے۔ الہی تحمل ختم ہو جاتا ہے۔"

سسٹر وائٹ واضح طور پر خدا کے غضب کی خدمت—جو لاودیکائی ایڈونٹسٹ ازم کے خلاف ہے—کو حزقی ایل کی اُس تصویر کشی کے ساتھ جوڑتی ہیں جس میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تمثیل ہے، اور اسے اس وقت شروع ہوتا ہوا بتاتی ہیں جب ان کی بدکاری کا پیالہ بھر جاتا ہے، اور یہ پیالہ چوتھی نسل میں اپنی انتہا کو پہنچتا ہے۔ یہ تمام معلومات اُس رؤیا کے سیاق میں پیش کی گئی ہیں جو باب آٹھ میں شروع ہوئی، اور جس میں چار بتدریج بڑھتی ہوئی مکروہات کی تصویر کشی کی گئی ہے۔

پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، اب اپنی آنکھیں شمال کی راہ کی طرف اٹھا۔ سو میں نے اپنی آنکھیں شمال کی راہ کی طرف اٹھائیں، اور دیکھو، شمال ہی کی سمت، مذبح کے دروازے کے مدخل میں حسد کی وہ مورت تھی۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تو دیکھتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ یہ بڑی بڑی قباحتیں جو اسرائیل کا گھرانہ یہاں کرتا ہے، تا کہ میں اپنے مقدس مقام سے دور ہو جاؤں؟ لیکن تو پھر بھی مڑ، اور تو اس سے بھی بڑی قباحتیں دیکھے گا۔ اور وہ مجھے صحن کے دروازے پر لے آیا؛ اور میں نے دیکھا تو دیوار میں ایک سوراخ تھا۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، اب دیوار میں کھود؛ اور جب میں نے دیوار میں کھودا تو دیکھو ایک دروازہ تھا۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اندر جا، اور وہ خبیث قباحتیں دیکھ جو وہ یہاں کرتے ہیں۔ سو میں اندر گیا اور دیکھا؛ اور دیکھو رینگنے والی ہر قسم کی چیزیں، اور مکروہ جانور، اور اسرائیل کے گھرانے کے سب بت چاروں طرف دیوار پر نقش کیے ہوئے تھے۔ اور ان کے سامنے اسرائیل کے گھرانے کے بزرگوں میں سے ستر آدمی کھڑے تھے، اور ان کے درمیان شافان کا بیٹا یعزنیہ کھڑا تھا، اور ہر ایک کے ہاتھ میں اپنا مجمرہ تھا؛ اور بخور کا گاڑھا بادل اوپر اٹھ رہا تھا۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تو نے دیکھا کہ اسرائیل کے گھرانے کے بزرگ اندھیرے میں کیا کرتے ہیں، ہر ایک اپنی تصویروں کے حجروں میں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں، خداوند ہمیں نہیں دیکھتا؛ خداوند نے زمین کو چھوڑ دیا ہے۔ اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا، تو پھر بھی مڑ، اور تو ان کے کیے ہوئے اس سے بھی بڑی قباحتیں دیکھے گا۔ پھر وہ مجھ خداوند کے گھر کے اُس پھاٹک کے دروازے پر لے آیا جو شمال کی طرف تھا؛ اور دیکھو، وہاں عورتیں تموز کے لیے روتی بیٹھی تھیں۔

پھر اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تُو نے یہ دیکھا؟ پھر بھی مڑ کر دیکھ، اور تُو ان سے بھی بڑی مکروہ باتیں دیکھے گا۔ اور وہ مجھے خداوند کے گھر کے اندرونی صحن میں لے آیا، اور دیکھو، خداوند کی پیکل کے دروازے پر، برآمدے اور قربان گاہ کے درمیان، تقریباً پچیس مرد تھے جن کی پیٹھیں خداوند کی پیکل کی طرف تھیں اور ان کے چہرے مشرق کی طرف تھے؛ اور وہ مشرق کی طرف سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تُو نے یہ دیکھا؟ کیا یہ یہوداہ کے گھرانے کے لیے معمولی بات ہے کہ وہ یہاں وہ مکروہ کام کریں جو وہ کرتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے ملک کو ظلم سے بھر دیا ہے، اور لوٹ کر مجھے غصہ دلانے آئے ہیں؛ اور دیکھ، وہ اپنی ناک پر شاخ رکھتے ہیں۔ اس لیے میں بھی قہر میں ان سے نمٹوں گا؛ میری آنکھ نہ چھوڑے گی اور نہ میں رحم کروں گا؛ اور اگرچہ وہ بلند آواز سے میرے کانوں میں فریاد کریں، تو بھی میں ان کی نہ سنوں گا۔ حزقی ایل 8:5-18.

جب حزقی ایل کو مذبح کے دروازے کے مدخل پر غیرت انگیز بت کی تنصیب کی پہلی مکروہی دکھائی گئی، تو اسے بتایا گیا کہ اسے اس غیرت انگیز بت سے بھی بڑھ کر مکروہات دکھائی جائیں گی۔ دوسری مکروہی خفیہ کوٹھریوں کی صورت میں ہے، جہاں وہ بزرگ، جو قیادت کی نمائندگی کرتے ہیں، دعا کی علامت کے طور پر بخور چڑھا رہے ہیں اور یہ اعلان کر رہے ہیں کہ خداوند نے زمین کو چھوڑ دیا ہے اور ہمیں نہیں دیکھتا۔ لیکن حزقی ایل کو بتایا گیا کہ وہ ان سے بھی زیادہ بڑی مکروہات دیکھے گا۔

تیسری مکروہ چیز کی نمائندگی "تموز کے لیے رونے والی عورتوں" سے ہوتی ہے، مگر اس سے بھی بڑی مکروہ چیز موجود ہے، کیونکہ چوتھی مکروہ چیز پچیس آدمیوں پر مشتمل ایک قیادت کی نشاندہی کرتی ہے جو سورج کی پرستش کر رہے ہیں اور جن کی پشتیں پیکل کی طرف ہیں۔

چوتھی مکروہ بات میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ "بزرگوں نے ملک کو ظلم و تشدد سے بھر دیا ہے، اور مجھے غضبناک کرنے کے لیے پھر لوٹ آئے ہیں؛ اور دیکھو، وہ اپنی ناک سے ٹہنی لگاتے ہیں۔" "غضب دلانے کا دن" وہ دن ہے جب خدا کے عذاب کی کارروائی شروع ہوتی ہے، جیسے قدیم اسرائیل کے ساتھ ہوا جب انہوں نے یوشع اور کالب کے اس پیغام کو، جو ملک موعود کے بارے میں تھا، رد کر دیا۔ مہر بندی کے پیغام کو رد کرنا اس گھڑی کی نشاندہی کرتا ہے جب یروشلم کے لیے بدی کا پیالہ لبریز ہو جاتا ہے۔ یوشع اور کالب اس چھوٹے گروہ کی نمائندگی کرتے ہیں جو چند وفادار لوگ ہیں جو کلیسیا اور ملک میں موجود مکروہات پر آہیں بھر رہے اور رو رہے ہیں۔

تب موسیٰ اور ہارون بنی اسرائیل کی جماعت کی ساری مجلس کے سامنے اپنے منہ کے بل گر پڑے۔ اور یوشع بن نون اور کالب بن یفثہ، جو ان میں سے تھے جنہوں نے ملک کی جاسوسی کی تھی، نے اپنے کپڑے چاک کیے، اور انہوں نے بنی اسرائیل کی سب جماعت سے کہا، وہ ملک جس میں ہم اسے ٹٹولنے کے لیے گزرے ہیں نہایت اچھا ملک ہے۔ اگر خداوند ہم سے خوش ہو تو وہ ہمیں اس ملک میں داخل کرے گا اور اسے ہمیں دے گا؛ وہ ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ بس تم خداوند کے خلاف بغاوت نہ کرو، اور نہ اس ملک کے لوگوں سے ڈرو؛ کیونکہ وہ ہمارے لقمہ ہیں؛ ان کا سایہ ان پر سے ہٹ گیا ہے، اور خداوند ہمارے ساتھ ہے؛ ان سے نہ ڈرو۔ لیکن ساری جماعت نے کہا کہ انہیں پتھروں سے سنگسار کر دیا جائے۔ تب خداوند کا جلال خیمہ اجتماع میں تمام بنی اسرائیل کے سامنے ظاہر ہوا۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا، یہ قوم کب تک مجھے بھڑکاتی رہے گی؟ اور وہ کب تک ان سب نشانوں کے باعث بھی، جو میں نے ان کے بیچ دکھائے ہیں، مجھ پر ایمان نہ لائیں گے؟ میں انہیں ویا سے مار ڈالوں گا اور انہیں میراث سے خارج کر دوں گا، اور تجھ سے ایک ایسی قوم بناؤں گا جو ان سے بڑی اور زور آور ہوگی۔ گنتی 14:5-12.

نہ وہ ادی پ ب بس ے ک سوی غاب ے یم ل ی ا ی ق ز ح ر و ا ی ت ن گ و ا ل ل ی س ا " ی ز ی گ ن ا ل ا ع ت ش ا " ر ک ر ا ک ن ا ے س ے ن ن ا م " ن ا ی ن ا ش ن " ی ئ گ ی ک ر ہ ا ظ ے ن سوی غاب ہ ک ے ہ ی ن ب م ر پ ت ا ب و ج ے ہ ت " ن ا ش ن " ی ہ و ہ و ، ا ی گ ا ی ک د ر و ک " ن و ن ا ش ن " ن ج ے یم ے ن ا م ز ے ک ی س و م ۔ ا ی د

لیئارسا می دق۔ ےھت لیثمت ی ک روہظ ےک تردق ی ک ادخ ی م خیرات ی ک سٹئارلم ادخ ےکرک در "سایناشن" ی ک روہظ ےک تردق ی ک س ا ی م خیرات ی داینب ی نپا ےن لیئارسا دی دج، تقو ےک ی دنب رہم ی ک رازہ سیل اوچ ھکال کی ا۔ ای ک کان بضرغ وک "ناشن" کی ا وج (ےہ اتیل ریھپ ھٹیپ) ےہ اترک در وک خیرات ی داینب ی سا یھب ی کس "ناچھپ" وک ےداعا ےک خیرات ی ک "راکپ ی ک تار ی ہدا" ھو ھکات، یھت ی نوہ ےہ یتاج ی ئارہد ی م سون د یرخ ا وج

خدا باغیوں کو اظہارِ قدرتِ الہی کی تکرار دیکھنے دیتا ہے، کیونکہ یہی اظہارِ قدرتِ الہی کی تکرار تھی جو نہ صرف پچھلی بارش تھی بلکہ وہ سچائی بھی تھی جو انہیں نجات دے دیتی اگر وہ سچائی سے محبت کرنے والوں میں ہوتے۔

حزقی ایل کے آٹھویں باب کے چار مکروہات کو لاودیکیائی ایڈونٹسٹ تحریک کی چار نسلوں کی علامتیں قرار دینا اس پیغام کا حصہ ہے جسے آخری ایام میں یہوداہ کے قبیلے کا شیر مہر کھول کر ظاہر کرتا ہے۔ پہلی نسل 1863 کی بغاوت سے شروع ہوئی، اور پچیس برس بعد 1888 میں وہ بغاوت سامنے آئی جس نے خفیہ حجروں کی علامت کے ساتھ دوسری نسل کی ابتدا کو نشان زد کیا۔ اکتیس برس بعد، 1919 میں، ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ پریسکاٹ کی کتاب بعنوان عقیدہ مسیح کی اشاعت نے تیسری نسل کی ابتدا کو نشان زد کیا، جسے حزقی ایل نے تموز کے لیے رونے والی عورتوں کے طور پر پیش کیا تھا۔ اس کے اڑتیس برس بعد، 1957 میں، کتاب عقیدہ کے بارے میں سوالات کی اشاعت کے ساتھ، چوتھی نسل آپہنچی جو اس وقت کی نشاندہی کرتی ہے جب باغی مشرق سے اٹھنے والے مہر بندی کے پیغام کے خلاف ہو جائیں گے اور سورج کی پرستش کریں گے۔

ہم لاودیکیائی ایڈونٹ ازم کی بغاوت کی اُس دوسری نسل پر غور کرنا شروع کریں گے جو 1888 میں مینیاپولس جنرل کانفرنس میں نمودار ہوئی۔ یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ حزقی ایل کی چاروں مکروہات یروشلم ہی میں پیش آتی ہیں؛ اگرچہ وہ بغاوت کی ایک تدریجی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں، وہ ہمیشہ اُس بغاوت کو مخاطب کرتی ہیں جو اُس شہر کے اندر وقوع پذیر ہوتی ہے جو آخری دنوں میں لاودیکیائی ایڈونٹ ازم کی نمائندگی کرتا ہے۔

یروشلم کی تباہی کی نشانیوں میں سے ایک کے طور پر مسیح نے کہا تھا، 'بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے، اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔' جھوٹے نبی واقعی اٹھے، لوگوں کو دھوکا دیا، اور بڑی تعداد کو بیابان میں لے گئے۔ جادوگر اور ساحر، معجزانہ قوت کا دعویٰ کرتے ہوئے، لوگوں کو اپنے پیچھے پہاڑوں کی ویرانیوں میں کھینچ لے گئے۔ لیکن یہ نبوتِ آخری ایام کے لیے بھی کہی گئی تھی۔ یہ علامت دوسری آمد کی نشانی کے طور پر دی گئی ہے۔ آج بھی جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اس کے شاگردوں کو گمراہ کرنے کے لیے نشانیاں اور عجائبات دکھا رہے ہیں۔ کیا ہم یہ پکار نہیں سنتے، 'دیکھو، وہ بیابان میں ہے؟' کیا ہزاروں لوگ مسیح کو پانے کی امید میں بیابان کی طرف نہیں نکل گئے؟ اور کیا اُن ہزاروں اجتماعات سے، جہاں لوگ وفات یافتہ ارواح سے ہم کلامی کا دعویٰ کرتے ہیں، اب یہ ندا نہیں سنائی دیتی، 'دیکھو، وہ مخفی کمروں میں ہے؟' یہی وہ دعویٰ ہے جو روح پرستی پیش کرتی ہے۔ لیکن مسیح کیا فرماتا ہے؟ 'اس کا یقین نہ کرو۔ کیونکہ جیسے بجلی مشرق سے نکلتی ہے اور مغرب تک چمکتی ہے؛ ویسا ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔' ازمہ کی آرزو، 631.

مخفی حجرے روح پرستی کی علامت ہیں، اور حزقی ایل باب آٹھ کا دوسرا مکروہ فعل پیکل کے اندر پیش آتا ہے، جہاں دیواروں پر دنیاوی تصاویر خفیہ طور پر آویزاں کی گئی تھیں۔

سو میں اندر گیا اور دیکھا؛ اور دیکھو، ہر قسم کی رینگنے والی چیزیں اور مکروہ جانور اور اسرائیل کے گھرانے کے سب بت چاروں طرف دیوار پر نقش کیے ہوئے تھے۔ اور ان کے سامنے اسرائیل کے گھرانے کے بزرگوں میں سے ستر آدمی کھڑے تھے، اور ان کے درمیان شافان کا بیٹا یاعزیاہ کھڑا تھا؛ اور ہر

ایک کے ہاتھ میں اس کی دھونی دانی تھی، اور بخور کے دھوئیں کا گھنا بادل اوپر اٹھ رہا تھا۔ تب اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا تو نے دیکھا کہ اسرائیل کے گھرانے کے بزرگ اندھیرے میں، ہر ایک اپنی تصویروں کے کمروں میں، کیا کرتے ہیں؟ کیونکہ وہ کہتے ہیں، خداوند ہمیں نہیں دیکھتا؛ خداوند نے زمین کو ترک کر دیا ہے۔ حزقی ایل ۱۰:۸-۱۲۔

حزقی ایل کو "بیت اسرائیل کے بت، جو مقدس گاہ کی دیواروں پر منقوش تھے" نظر آتے ہیں، مگر اسے صاف صاف بتایا جاتا ہے کہ یہ بغاوت ہر ایک بزرگ کے "تصویری حجروں" کے اندر بھی جاری ہے۔ ظاہری ہیکل کے اندر کی بغاوت انسانی ہیکل کے اندر کی بغاوت کی نشان دہی کرتی ہے۔

"ہیکل کو دنیا کے خریداروں اور بیچنے والوں سے پاک کرتے ہوئے، یسوع نے یہ اعلان کیا کہ اُس کا مشن دل کو گناہ کی آلودگی سے—یعنی دنیاوی خواہشات، خودغرض شہوات اور بری عادتوں سے—پاک کرنا ہے، جو روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔ ملاکی 3:1-3 نقل کیا گیا۔" زمانوں کی آرزو، 161۔

دوسری قباحت بدی کے اس ظہور کی نمائندگی کرتی تھی جو کلیسیا کے اندر بھی اور اُن بزرگوں کے ذہنوں میں بھی تھا جو کلیسیا کے نگہبان بننے والے تھے۔ وہاں جو بدی ظاہر ہوئی، وہ روح پرستی کی بدی ہے۔ نوح کے زمانے میں، جب انسانوں کے دلوں کا ہر خیال بد تھا، طوفان سے پہلے کے لوگوں نے اپنی بدکاری کا پیمانہ لبریز کر لیا تھا۔

اور خدا نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی تھی، اور اس کے دل کے خیالات کا ہر تصور ہمیشہ صرف بدی ہی تھا۔ پیدائش 6:5۔

دوسری نسل اس وقت کی نشاندہی کرتی ہے جب روح پرستی دونوں، یروشلم کے رہنماؤں میں اور لاودیقیائی ایڈونٹسٹ ازم کے ادارہ جاتی ڈھانچے میں، داخل ہوئی۔ جو کچھ "اسرائیل کے گھر کے بزرگ" نے "اندھیرے میں"، اپنے "تصورات کے حجروں" میں کیا، وہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ان کے دلوں کے "خیالات کی ہر ترکیب" "صرف بدی" تھی۔ سسٹر وانٹ واضح کرتی ہیں کہ یروشلم کی تباہی دنیا کے خاتمے کی نمائندگی کرتی ہے، اور نوح کے زمانے کے طوفان کی گواہی بھی دنیا کے خاتمے کی نمائندگی کرتی ہے۔ آخری دنوں میں جو لوگ سچائی کے وسیلہ مقدس بننے سے انکار کرتے ہیں وہ روح پرستی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں، جیسا کہ حزقی ایل باب آٹھ کی دوسری مکروہ بات میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔

حزقی ایل کی دوسری قباحت 1888 میں نمودار ہونے والی بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے، اور دوسری نسل کی علامت بن جاتی ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر، 1888 اور وہ سب کچھ جس کی وہ نمائندگی کرتا ہے یا جس سے اس کی نمائندگی کی جاتی ہے، 11 ستمبر 2001 کو دہرایا گیا۔ سسٹر وانٹ صراحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں کہ 1888 میں مکاشفہ اٹھارہ کا زور اور فرشتہ نازل ہوا، لہذا یہ تاریخ اُس زمانے کی نمائندگی کرتی ہے جب نیو یارک شہر کی عظیم عمارتیں خدا کے ایک لمس سے گرا دی جانی تھیں، اور مکاشفہ اٹھارہ کی آیات ایک سے تین پوری ہوئی تھیں۔

پیشگی قائم شدہ آراء کو چھوڑنے اور اس سچائی کو قبول کرنے سے بے رغبتی، مینیپولس میں بھائی ویگنر اور جونز کے ذریعے خداوند کے پیغام کے خلاف ظاہر ہونے والی مخالفت کے بڑے حصے کا بنیادی سبب تھی۔ اس مخالفت کو بھڑکا کر شیطان بڑے پیمانے پر ہمارے لوگوں سے روح القدس کی اس خاص قوت کو روک دینے میں کامیاب ہوا، جسے خدا انہیں عطا کرنے کو مشتاق تھا۔ دشمن نے انہیں اس موثریت سے محروم رکھا جو سچائی کو دنیا تک پہنچانے میں ان کی ہو سکتی تھی، جیسا کہ رسولوں نے یوم پنتکست کے بعد اس کا اعلان کیا تھا۔ وہ روشنی جو اپنی شان کے ساتھ پوری زمین کو روشن کرنے والی ہے، اس کی مزاحمت کی گئی، اور ہمارے ہی بھائیوں کی کارروائی کے سبب اسے بڑی حد تک دنیا سے دور رکھا گیا۔ منتخب پیغامات، کتاب 1، 235۔

سن 1888 کی تاریخ نے 11 ستمبر 2001 کو آنے والی اواخر کی بارش کے پیغام کے انکار کی مثال فراہم کی۔ 1888 لاودیکیائی ایڈونٹ ازم کی دوسری نسل کی علامت ہے، جس کی نمائندگی حزقی ایل کے دوسرے مکروہ کام سے ہوتی ہے، اور اسی تاریخ میں ایک بغاوت کی نشاندہی ہوتی ہے جس کی تمثیل حزقی ایل میں ستر بزرگوں سے ہوئی۔ ان کی بغاوت روح پرستی کی نمائندگی کرتی تھی، اور نوح کے زمانے میں مہلت آزمائش کا پیالہ بھر جانے کے واقعے کے متوازی تھی۔ پیغام کے انکار نے قیادت کی جانب سے اواخر کی بارش کے اس پیغام کے انکار کو نمایاں کیا، جس کا مقصد اسلام کی تیسری آفت کی آمد کی نشاندہی کرنا تھا۔

"پچھلی بارش خدا کے لوگوں پر نازل ہوئی ہے۔ ایک زور آور فرشتہ آسمان سے اترنے والا ہے، اور ساری زمین اُس کے جلال سے منور ہو جائے گی۔" Review and Herald, 21 اپریل، 1891۔

1888 میں جس قیادت نے پیغام کو مسترد کیا تھا، وہ 11 ستمبر 2001 کو اسلام کے پیغام کے انکار کی تمثیل تھی، لیکن خدا ارادہ رکھتا ہے کہ قوت کے ایسے ظہور کو برپا کرے جسے وہ رہنما ان پر اپنی عدالت کے حصے کے طور پر مشاہدہ کریں گے۔ آخری بارش کی قوت کا ظہور مہر بندی کے دور کے اختتام پر ہوتا ہے۔ یہ 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا، لیکن مکاشفہ باب گیارہ کے ساڑھے تین دنوں کے اختتام پر، جب "بڑا زلزلہ" آتا ہے، یہ اپنے عروج پر پہنچتا ہے۔

1888 کا پیغام، لاودیکیہ کا پیغام تھا، ایک سابق برگزیدہ قوم کے لیے آخری پکار جو اُس وقت نظر انداز کی جا رہی تھی۔

اے۔ ٹی۔ جونز اور ای۔ جے۔ ویگنر کی وساطت سے ہمیں ملنے والا پیغام لاودیکیہ کی کلیسیا کے لیے خدا کا پیغام ہے، اور افسوس ہر اُس شخص پر جو سچائی پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر خدا کی عطا کردہ کرنیں دوسروں پر منعکس نہیں کرتا۔ 1888 کے مواد، 1053۔

1888 کا پیغام اس پیغام کی نمائندگی کرتا تھا جس نے یہ واضح کیا کہ جب 11 ستمبر 2001 کو نیو یارک شہر کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں، تو لاودیکیہ کی کلیسیا کو دو ٹوک گواہی دی جانی تھی، اور دو ٹوک گواہی تیسری مصیبت میں اسلام کا وہ پیغام ہے جو جب کسی برگشتہ قوم پر پھونکا جائے تو انہیں ایک زبردست لشکر کی مانند زندگی عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

"دوٹوک گواہی ہماری کلیساؤں اور اداروں کو دی جانی چاہیے، تاکہ سوئے ہوؤں کو بیدار کیا جا سکے۔"

جب خداوند کے کلام پر ایمان لایا جاتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے، تو پائیدار پیش رفت ہوگی۔ آئیے اب اپنی بڑی ضرورت کو دیکھیں۔ جب تک وہ خشک ہڈیوں میں جان نہ پھونک دے، خداوند ہمیں استعمال نہیں کر سکتا۔ میں نے یہ الفاظ سنے: 'دل پر روح خدا کی گہری کارفرمائی کے بغیر، اس کے حیات بخش اثر کے بغیر، سچائی ایک مردہ حرف بن جاتی ہے۔' ریویو اینڈ پیرالڈ، 18 نومبر، 1902۔

1888ء ایڈونٹسٹ ازم کی دوسری نسل کے آغاز کی نشان دہی کرتا ہے، لیکن یہ آخری ایام کے ساتھ مطابقت رکھنے والا ایک سلسلہ نبوت بھی فراہم کرتا ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو خدا نے اُن لوگوں کی رہنمائی کی جنہوں نے یہ ماننے کا انتخاب کیا کہ اسلام کا زمین کے درندے پر حملہ نبوت کی تکمیل تھا، اور انہیں پرانی راہوں کی طرف واپس لے آیا۔ خدا کے لوگوں کو ولیم ملر کے جواہرات کی طرف لوٹنا اور اُن بنیادی سچائیوں میں تعلیم پانا ضروری تھا جن میں پہلی اور دوسری وائے کی تکمیل شامل تھی، جس کے نتیجے میں اسی وقت تیسری وائے کی آمد کا تعین ہوا۔ جب وہ لوگ اُن پرانی راہوں پر واپس آئے تو انہیں حقوق کی دو تختیوں کے تقدس کو دیکھنے کی رہنمائی ملی۔

1863 کی بغاوت حبقوق کی دو تختیوں کے خلاف تھی، جو ملر کے جواہرات اور ایڈونٹ ازم کی بنیادیں بھی ہیں، اور اس نے اُس بغاوت کی تمثیل پیش کی جو 11 ستمبر 2001 کو دہرائی گئی، کیونکہ ایک بار پھر لاودکیائی ایڈونٹ ازم کی قیادت کو ملر کے جواہرات کو قائم رکھنے یا انہیں رد کرنے کا موقع دیا گیا۔ حزقی ایل باب اٹھ میں ایڈونٹ ازم کی جن چار نسلوں کی نمائندگی کی گئی ہے، وہ 11 ستمبر 2001 کو لاودکیائی ایڈونٹ ازم کی بغاوت کی بھی نمائندگی کرتی ہیں۔

ہم اگلے مضمون میں لاودکیائی ایڈونٹ ازم کی دوسری نسل کی نشاندہی جاری رکھیں گے۔

خدا نے انسان کو ایسے عواطف کے ساتھ پیدا کیا جو ابدی حقیقتوں کو اپنانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان عواطف کو پاک و مقدس، ہر طرح کی دنیویت سے آزاد رکھا جانا تھا۔ مگر انسانوں نے اپنے حساب و کتاب سے ابدیت کو خارج کر دیا ہے۔ خدا، الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، وہ جس کے اختیار میں ہر جان کی تقدیر ہے، فراموش کر دیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو علم میں زبردست سمجھتے ہوئے، انسان خدا کے نزدیک اپنے آپ کو سب سے نچلے درجے تک گرا بیٹھ ہے۔

"انسان کا ذہن دنیوی ہو گیا ہے۔ الوہیت کی چھاپ ظاہر کرنے کے بجائے، یہ انسانیت کی چھاپ ظاہر کرتا ہے۔ اس کے حجروں میں زمین کے تصورات نظر آتے ہیں۔ نوح کے زمانے میں جو ذلت آمیز طور طریقے رائج تھے، جنہوں نے اس زمانے کے باشندوں کو نجات کی امید سے باہر کر دیا تھا، آج نظر آتے ہیں۔" علاماتِ زمانہ، 18 دسمبر 1901۔